www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

38- سُوْرَةُ صٓ

آیات : 88 ...... مَکِّیَّة ...... پیراگراف : 8

www.KitaboSunnat.com
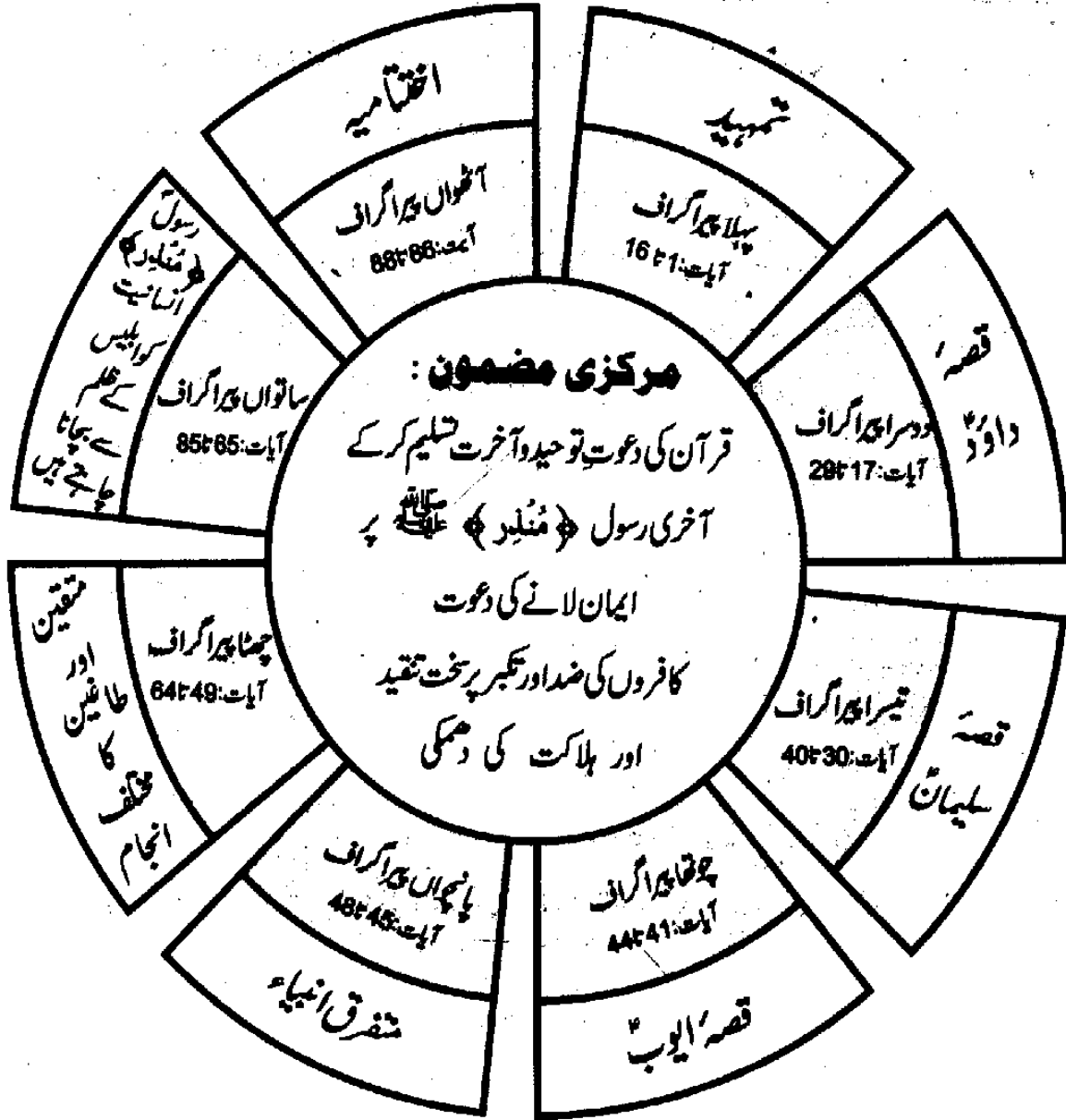
زمانہ نزول:

غالباً دس نبوی میں نازل ہوئی، جب ابو طالب مرض وفات میں مبتلا تھے اور جب آپ ﷺ کو ﴿ سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴾ کہا جا رہا تھا۔

مشرکینِ مکہ سخت استکبار اور ضد ﴿ عِزَّةٍ وَ شِقَاقٍ ﴾ میں مبتلا تھے اور قرآن کی دعوت کی تکذیب کر رہے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ صٓ کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الصّٰٓفّٰت﴾ میں حضرات نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ وہارونؑ، الیاسؑ، لوطؑ اور یونسؑ کی خدماتِ توحید اور اُن کے اعلیٰ کردار کی تصویریں تھیں۔ یہاں سورت ﴿صٓ﴾ میں حضرتِ داودؑ، سلیمانؑ اور ایوبؑ کی ﴿اَوَّابیت﴾ اور چند دیگر انبیاء کی خدماتِ توحید اور اُن کے اعلیٰ کردار کا تذکرہ ہے۔

2- اگلی سورت ﴿الزمر﴾ میں توحید کی تفصیل بیان کر کے خالص توحید اختیار کرنے کی دعوت دی گئی۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- سورت ﴿صٓ﴾ میں قرآن کا تعارف بھی ہے، اس پر غور کرنے کی دعوت بھی ہے اور قبولیت پر اجر وثواب کا بھی ذکر ہے۔

(a) قرآن ایک کتابِ نصیحت ہے۔ خود اس کو بطورِ دلیل پیش کیا گیا ہے۔

﴿صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ﴾ (آیت:1)

(b) قرآن ایک ایسی کتابِ نصیحت ہے، جو تمام جہان والوں کے لیے اتمامِ حجت ہے۔

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (آیت:87)

(c) قرآن ایک ایسی نصیحت ہے، جو اپنے ماننے والوں اور اُس کے احکام پر عمل کرنے والوں کے لیے بہترین انجام کی ضامن ہے۔ ﴿هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ﴾ (آیت:49)۔

(d) قرآن ایک بابرکت اور فیض رساں کتاب ہے۔ ہر عقل مند کو اس میں تفکر اور تدبّر سے کام لے کر نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ (آیت:29)

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

2- اس سورت میں مشرکینِ مکہ کے رویوں پر روشنی ڈالی گئی۔

(a) مشرکینِ مکہ حیرت میں تھے کہ کیا کئی خداؤں کے بجائے، محمدؐ نے صرف ایک خدا بنا لیا ہے؟

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ﴾ (آیت:5)

(b) مشرکینِ مکہ کو اس بات پر بھی حیرت تھی کہ ہمارے درمیان میں سے آخر کیوں صرف محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا گیا۔ پھر وہ شک میں پڑ گئے۔ (آیت:8)

﴿ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ﴾

(c) مکہ کے مشرک سرداروں نے ضد اور ہٹ دھرمی کے ساتھ اپنے ﴿اٰلِهَة﴾ خداؤں پر جمے رہنے کا عزم کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَنِ امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمۡ ﴾ (آیت:6)

(d) مشرکینِ مکہ کو بتادیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تو ﴿مُـنۡـذِر﴾ صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ خدائے واحد کے علاوہ کوئی اور ﴿اِله﴾ خدا نہیں۔

﴿ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ۖ وَّمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴾ (آیت:65)

(e) رسولِ کریم ﷺ کو عالمِ بالا کی کچھ خبر نہ تھی، مگر جب وحی کی گئی تو علم ہوا کہ آپ ﷺ کو ﴿نَـذِيـرٌ﴾ صاف خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ﴿ اِنۡ يُّوۡحٰۤى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴾ (آیت:70)

(f) مشرکینِ مکہ کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ قرآن کو سمجھنا نہیں چاہتے بلکہ غرور، ضد اور ہٹ دھرمی میں مبتلا ہیں۔

﴿ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ (آیت:2)

(g) مشرکینِ مکہ کو تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا کہ ﴿تکذیب﴾ یعنی جھٹلانے میں وہ پہلے نہیں ہیں، بلکہ ان سے پہلے قومِ نوحؑ، قومِ عادؑ، قومِ فرعون، قومِ ثمودؑ، قومِ لوطؑ اور اصحاب الایکہ بھی رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں۔

﴿ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ۙ وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لۡـئَيۡكَةِ ﴾ (آیت:13)

(h) مشرکین کو دھمکی دی گئی کہ تاریخ پر غور کرو اللہ نے کتنی قوموں کو ہلاک کیا وہ چیخے اور چلائے لیکن جائے پناہ نہ ملی۔

﴿ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوۡا وَّلَاتَ حِيۡنَ مَنَاصٍ ﴾ (آیت:4)۔

3- اس سورت میں ﴿تین رسولوں کی اِنابت﴾ کا ذکر ہوا ہے۔ حضرت داودؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت ایوبؑ سبھی ﴿اَوَّاب﴾ تھے۔

(a) حضرت داودؑ اللہ کے وفادار بندے بھی تھے۔ صاحبِ اقتدار بھی تھے، لیکن ﴿اَوَّاب﴾ بھی تھے۔ اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع کیا کرتے۔ ﴿ وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَيۡدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴾ (آیت:17)

(b) حضرت سلیمانؑ بھی اللہ کے وفادار بندے بھی تھے۔ صاحبِ اقتدار بھی تھے، لیکن ﴿اَوَّاب﴾ بھی تھے۔ اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع کیا کرتے۔

﴿ وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴾ (آیت:30)۔

(c) حضرت ایوبؑ بھی اللہ کے وفادار بندے بھی تھے۔ نہایت صابر اور ﴿اَوَّاب﴾ بھی تھے۔ اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع کیا کرتے۔ ﴿ اِنَّا وَجَدۡنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴾ (آیت:44)

4- اس سورت میں دو نبیوں حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ کے استغفار کا ذکر کیا گیا۔

(a) حضرت داودؑ نے بھی اللہ تعالیٰ سے ﴿استغفار﴾ کیا۔ اللہ کے آگے جھک پڑے اور اللہ کی اِنابت اختیار کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴾ (آیت:24)

(b) حضرت سلیمانؑ نے بھی اللہ تعالیٰ سے ﴿استغفار﴾ کیا اور دعا کی کہ انہیں ایسی سلطنت عطا کی جائے جو صرف انہی کے لیے زیبا ہو۔

﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ (آیت:35)

5- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کے قدردانوں اور اُس کے منکرین کا انجام مختلف ہوگا۔

(a) قرآن ایک کتابِ نصیحت ہے۔ جو شخص قرآن کے مطابق بچ بچ کر زندگی گزارتا ہے اُس کے لیے بہترین ٹھکانا ہوگا۔ ﴿ هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴾ (آیت:49)

(b) جو شخص قرآن کی نصیحت کو نظر انداز کر کے تقویٰ ترک کر کے باغی اور سرکش بن کر زندگی گزارتا ہے، اُس کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔ ﴿ هٰذَا ۚ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴾ (آیت:55)۔

سورۃ صٓ کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿ص﴾ آٹھ (8) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 16: پہلے پیراگراف میں تمہید ہے۔ قرآن کتابِ نصیحت ہے۔ محمد ﷺ کو جھٹلانے والے ہلاک ہوں گے۔

قرآن کی حقانیت پر اُس کے ﴿ذِي الذِّكْرِ﴾ ہونے سے دلیل و شہادت پیش کر کے مشرکینِ مکہ کی ضد، ہٹ دھرمی اور تکبر پر انہیں ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے۔

قریش کے سردار کہتے تھے کہ اپنے خداؤں پر جمے اور ڈٹے رہو۔ یہ شک میں مبتلا تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر الزامات عائد کیے کہ آپ ﷺ ﴿سَاحِرٌ كَذَّابٌ﴾ ایک جادوگر اور اونچے درجے کے جھوٹے ہیں۔ ان کے تکبر کی تحقیر کی گئی اور پوچھا گیا کہ کیا ان کے پاس اللہ کی بادشاہی اور اس کی رحمت کے خزانے ہیں۔ یہ شکست کھائیں گے۔ ان کے رد یے پچھلی چھ قوموں ہی کی طرح ہیں، جن پر اللہ کا عذاب آکر رہا۔ یہ بھی عذاب کے منتظر ہیں۔

2- آیات 17 تا 29: دوسرے پیراگراف میں حضرت داوٗدؑ کی زندگی سے استدلال کیا گیا ہے کہ دعوتِ قرآن برحق ہے۔

(a) رسول اللہ ﷺ کو جادو اور جھوٹ کے الزامات پر صبر کر کے حضرت داوٗدؑ کا قصہ سنانے کا حکم دیا گیا، جن کے لیے پہاڑ اور پرندے مسخر کیے گئے تھے۔ جو ان کے ساتھ اللہ کی حمد و ثناء کرتے۔ جنہیں نہ صرف حکومت سے بلکہ حکمت اور معاملہ فہمی بھی عطا کی گئی تھی۔ یہ ﴿اَوَّابٌ﴾ تھے۔ ان کے پاس فرشتوں کو امتحان کے لیے بھیجا گیا تھا۔ انہیں بعد میں پتہ چلا کہ ان کی آزمائش ہو رہی ہے۔ انہوں نے اللہ سے مغفرت طلب کی۔ اللہ کے ہاں ان کو تقرب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے۔

(b) حکومت اور عدل: حضرت داوٗدؑ کو خلیفہ بنا کر حکومت دی گئی۔ عدل سے کام لینے کا حکم دیا گیا۔ عدل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ خواہشاتِ نفس ہوتی ہیں، جو گمراہی کا سبب بنتی ہیں۔ گمراہوں کے لیے عذاب ہوگا۔

(c) یہ کائنات بے مقصد نہیں پیدا کی گئی۔ یہ دارِ امتحان ہے۔ انکار کرنے والوں کے لیے دوزخ ہے۔

(d) ﴿ فُجَّار مُفْسِدِین ﴾ اور ﴿ مُتَّقِین مُؤْمِنِین ﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔ جنت اور دوزخ کی جزاء و سزا عادلانہ ہے۔

(e) قرآن ایک بابرکت کتاب ہے۔ عقل مندوں ﴿ اُولُو الالباب ﴾ قرآن پر تدبر و تذکر کرنے کا حکم دیا گیا۔

3- آیات 30 تا 40: تیسرے پیراگراف میں حضرت سلیمانؑ کی زندگی سے استدلال کیا گیا ہے کہ دعوتِ قرآن برحق ہے۔

حضرت سلیمانؑ حضرت داوٗدؑ کے بیٹے تھے۔ یہ بھی ﴿ اَوَّاب ﴾ تھے۔ انہیں بھی حکومت عطا کی گئی تھی۔ شام کے وقت ان کے سامنے گھوڑے پیش کیے گئے۔ ان کے معائنے میں اس قدر منہمک ہوئے کہ اللہ کے ذکر (نماز) سے رہ گئے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپؑ کو بہت افسوس ہوا، چنانچہ آپ نے ان گھوڑوں کو ذبح کر دیا۔ پھر انہیں اللہ نے آزمایا۔ انہوں نے استغفار کیا۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور انہیں ایک عظیم الشان حکومت عطا کی گئی۔ ان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا گیا۔ جنات تابع کر دیے گئے۔ بعض جنات ماہر معمار تھے اور بعض غوطہ خور، جو اِن کے لیے موتی لایا کرتے۔

بعض شیطان جنات کو انہوں نے زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔ حضرت سلیمانؑ بھی اللہ کے مقرب بندے تھے۔ ان کے لیے بھی بہترین ٹھکانا ہوگا۔

4- آیات 41 تا 44: چوتھے پیراگراف میں حضرت ایوبؑ کی زندگی سے استدلال کیا گیا ہے کہ اس راہ میں صبر و ثبات کا توشہ ضروری ہے۔

حضرت ایوبؑ بھی اللہ کے ایک صابر نبی تھے۔ یہ بھی ﴿ اوَّاب ﴾ تھے۔ ان کی دولت اور صحت چھن گئی۔ انہوں نے دعا کی کہ شیطان نے مجھے سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اللہ نے حکم دیا کہ زمین پر پیر مارو، چشمہ پھوٹے گا۔ اس سے نہانا اور پینا۔ چنانچہ اس معجزے سے وہ ٹھیک ہو گئے۔ انہیں ان کے اہل و عیال اور ان کا فضل عطا کیا گیا۔ عقل مندوں کو اس واقعہ سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے قسم کھائی تھی۔ اس کے کفارے کے لیے انہیں تنکوں کا ایک گٹھا لے کر مارنے کا حکم دیا گیا۔ یہ بہت صابر، وفادار اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

5- آیات 45 تا 48: پانچویں پیراگراف میں چند پیغمبروں کی خدمات سے استدلال کیا گیا ہے کہ دعوتِ اسلام برحق ہے۔

تین پیغمبروں کے تفصیلی ذکر کے بعد مندرجہ ذیل چھ پیغمبروں کا اجمالی ذکر کیا گیا کہ یہ بھی اللہ کے چیدہ اور منتخب بندے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، اسمٰعیلؑ، الیسعؑ، ذوالکفلؑ بھی انبیاء ﴿ مخلَص ﴾ اور ﴿ اَخیار ﴾ تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- آیات 49 تا 64 : چھٹے پیراگراف میں قرآن کی دعوت کو قبول کرنے کا مشورہ دے کر قبولیت اور انکار کا انجام واضح کر دیا گیا۔

(a) قرآن ایک ﴿ ذِکر ﴾ نصیحت ہے۔ اسے مان کر بچ بچ کر چلنے والے ﴿ مُتقین ﴾ کے لیے بہترین ٹھکانا ہوگا۔
باغات، میوے، شراب باحیاء حوریں اور نہ ختم ہونے والا رزق۔

(b) قرآن کی دعوت کو مسترد کرنے والے سرکش ﴿ طاغین ﴾ کا انجام بہت برا ہوگا، ان کے لیے کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہوگا۔ دوزخیوں کو حیرت ہوگی کہ یہاں ہم اُن لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں، جنہیں ہم اَشرار سمجھتے تھے اور جن کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

7- آیات 65 تا 85 : ساتویں پیراگراف میں قبولیتِ حق کی راہ کی رکاوٹوں کا تذکرہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک ﴿ مُنذِر ﴾ خبردار کرنے والے ہیں۔ ان کی دعوت قبول کرلو کہ اللہ صرف ایک ہے۔
قبولِ حق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ابلیس ہے۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن اپنے تکبر کی وجہ سے وہ کافر ہوگیا۔ اُس کا غرور یہ تھا کہ وہ حضرت آدمؑ کو مٹی کی تخلیق اور خود کو آگ کی تخلیق قرار دیتا ہے۔ اُس پر روزِ قیامت تک لعنت ہے۔ اُس نے اللہ سے روزِ قیامت تک کے لیے مہلت طلب کی۔ اُسے یہ مہلت عطا کر دی گئی۔ اُس نے اللہ کی عزت واقتدار کی قسم کھا کر کہا کہ میں لوگوں کو گمراہ کروں گا۔ ہاں اللہ کے مخلص بندے اس کے دام میں گرفتار نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس! میں تیری اور اُن لوگوں کی ذریت میں سے تیری پیروی کرنے والوں کو دوزخ میں داخل کر کے رہوں گا۔

8- آیات 86 تا 88 : آٹھویں اور آخری پیراگراف میں قرآن کی دعوت ہے۔ مومنین کے لیے بشارت اور کافرین کے لیے دھمکی ہے۔

آخری پیراگراف میں بھی پہلے پیراگراف کی دعوت کا اعادہ ہے۔
کافرین پر واضح کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعوت میں مخلص ہیں۔ لوگوں سے کسی اجر کے طالب نہیں ہیں اور نہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں، جو تصنع اور تکلف سے کام لیتے ہیں۔
قرآن ایک ایسی نصیحت ہے، جو سارے جہان والوں کے لیے حجت ہے۔
آخری آیت میں مشرکینِ مکہ کو دھمکی دی گئی کہ چند سالوں میں واضح ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوگا اور کس کے مقدر میں ہزیمت اور شکست ہے۔ یہ مسلمانوں کے لیے فتح کی بشارت اور کافروں کے لیے ہلاکت کی دھمکی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی مضمون

قرآن سارے جہان والوں کے لیے ایک کتابِ نصیحت ہے۔ حضرات داودؑ ، سلیمانؑ اور ایوبؑ وغیرہ کی طرح محمد ﷺ بھی اللہ کے نبی اور ﴿مُنذِر﴾ ہیں۔ کافر محض ضد اور تکبر کی وجہ سے قرآن کا انکار کر رہے ہیں۔ ان کے لیے ہلاکت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ